السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کہانت ‘‘کسے کہتے ہیں اور کاہنوں کے پاس (فریادیں لے کر) جانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟’’

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کہانت (کہانۃ: فعالۃ) کے وزن پر (تَكَهَّنَ) فعل سے ماخوذ ہے، اس کے معنی اندازہ لگانے (تکہ بازی اور اٹکل بازی) نیز ایسے امور کے ذریعے سے حقیقت تلاش کرنے کے ہیں جن کی کوئی اساس نہ ہو۔ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں نے اسے کاروبار کے طور پر اختیار کر لیا تھا اور ان کا ان شیطانوں سے رابطہ تھا جو آسمان سے چوری چھپے باتیں سن کر ان لوگوں سے آکر بیان کر دیتے تھے پھر وہ شیطانوں سے سنی ہوئی اس طرح کی باتوں میں اپنی طرف سے سو سو اضافے کرنے کا عمل انجام دیتے تھے اور اس کو لوگوں سے بیان کرتے اب ان سیکڑوں باتوں میں سے اگر کوئی ایک بات صحیح ثابت ہو جاتی تو لوگ ان کے بارے میں فریب میں مبتلا ہو جاتے اور اپنے باہمی فیصلوں کے لیے بھی انہی کی طرف رجوع کرتے اور مستقبل کے حالات و واقعات میں بھی ان سے راہنمائی طلب کرتے، اس لیے ہم کہتے ہیں کہ کاہن وہ ہے جو مستقبل کی غیب کی باتوں کی خبر دے۔ کاہنوں کے پاس جانے والے لوگوں کی حسب ذیل تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: کاہن کے پاس جا کر اس سے سوال تو کرے مگر اس کی بات کی تصدیق نہ کرے تو یہ بھی حرام ہے اور ایسا کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَن اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَہ عَن شَیئٍ لَم تُقبَل لَہ صَلٰوۃَ اَربَعِین لَیلَۃَ)) (صحیح مسلم، السلام، باب تحریم الکھانة واتیان الکھان، ح: ۲۲۳۰۔))

‘‘جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرے، تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی۔’’

دوسری قسم: کاہن کے پاس جا کر اس سے سوال کرے اور پھر اس کی تصدیق بھی کرے، تو یہ اللہ عزوجل کی ذات پاک کے ساتھ کفر ہے کیونکہ اس نے کاہن کے دعوائے علم غیب کی تصدیق کی ہے اور جو شخص کسی کے دعوائے علم غیب کی تصدیق کرے، تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تکذیب کا مرتکب قرار پائے گا جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل لا يَعلَمُ مَن فِى السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ الغَيبَ إِلَّا اللَّهُ ... سورة النمل 65

‘‘کہہ دو کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ‘اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے۔’’

اسی لیے صحیح حدیث میں آیا ہے:

مَن اَتٰی کَاہِنًا فَصَدَّقَہ بِمَا یَقُولُ فَقَد کَفَرَ بِمَا اُنزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ» (جامع الترمذی، الطھارة، باب ماجاء فی کراہیۃ اتیان الحائض، ح: ۱۳۵، وسنن ابن ماجہ، الطھارة، باب النھی عن اتیان الحائض، ح: ۶۳۹ وصححہ الالبانی رحمہ اللہ فی الارواء، » ح: ۲۰۰۶)

‘‘جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور جو کچھ وہ کہے اس کی تصدیق کرے، تو اس نے اس دین کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔’’

تیسری قسم:

یہ ہے کہ کوئی شخص کاہن کے پاس جائے اور اس سے اس لیے سوال کرے تاکہ لوگوں کے سامنے اس کے حال کو بیان کر کے ان کے مکر و فریب کا پردہ فاش کر سکے اور انہیں بتائے کہ یہ کہانت، ملمع سازی اور سراسر گمراہی ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ابن صیاد آیا تو آپ نے اپنے دل میں ایک بات کو چھپایا اور پھر اس سے پوچھا کہ وہ یہ بتائے کہ آپ نے اپنے دل میں کس بات کو چھپایا ہے؟ اس نے جواب دیا: ‘‘الدُّخُّ’’ اور اس کا اس سے ارادہ سورۃ الدخان کا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اس سے فرمایا:

(اِخسَأ فَلَن تَعدُوَاقَدرَکَ)) (صحیح البخاري، الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات، ھل یصلی علیہ؟... ح: ۱۳۵۴ وصحیح مسلم، الفتن، باب ذکر ابن صیاد، ح: ۲۹۲۴۔))

‘‘جا تو ذلیل و رسوا ہو جا، تو اپنی حیثیت سے ہرگز ہرگز تجاوز نہیں کر سکے گا۔’’

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کاہن کے پاس جانے والوں کے درج ذیل تین حالات ہیں:

۱ ۔ اس کے پاس جائے، اس سے سوال کرے لیکن اس کی تصدیق نہ کرے اور نہ اس کا مقصود اس کا حال بیان کرنا ہو، تو یہ حرام ہے اور ایسا کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کی چالیس دنوں تک نماز قبول نہیں ہوتی۔

۲ ۔ اس سے سوال کرے اور اس کی تصدیق بھی کرے تو یہ اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے، انسان کو اس سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، ورنہ اس کی موت کفر پر ہوگی۔

۳ ۔ کاہن کے پاس جا کر اس لیے سوال کرے تاکہ اس کا امتحان لے پھر لوگوں کے سامنے اس کا حال بیان کر کے اس کا پردہ فاش کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 147

محدث فتویٰ